خواجہ میر دردؔ

(1785–1721)

خواجہ میر نام اور درد تخلص۔ اُن کے اجداد بخارا سے آکر دہلی میں آباد ہوئے۔ خواجہ بہاء الدین نقشبندی سے نسبی تعلق کی بنیاد پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ تصوف انھیں ورثے میں ملا۔ درد طبعاً بہت سادہ مزاج اور قناعت پسند تھے۔ دلّی کی تباہی کے دنوں میں بھی وہ ترکِ وطن پر آمادہ نہ ہوئے جب کہ اس وقت کے سیاسی اور سماجی حالات کی وجہ سے شعرا کی اکثریت دوسرے شہروں کا رخ کر رہی تھی۔ ان کے کلام میں تصوّف کا رنگ نمایاں ہے۔ وہ زندگی کے پیچیدہ معاملات اور نادر خیالات کو کامیابی کے ساتھ ادا کرنے پر قادر تھے۔ شعری صنعتوں کے غیر ضروری استعمال سے پرہیز کرتے تھے لیکن استعارات وتشبیہات کے برمحل استعمال سے شعر کے حسن اور اس کی معنویت میں اضافہ کرنے کا فن ان کو خوب آتا تھا۔ ان کے کلام میں خیالات کی پاکیزگی اور بلندی، زبان کی سادگی، الفاظ کی موزونیت اور بندشوں کی چستی کا بہ طور خاص ذکر کیا جاتا ہے۔ درد نے چھوٹی بحروں میں بہت رواں اور پُر اثر غزلیں کہی ہیں۔

© NCERT not to be republished

غزل

ارض و سما کہاں تری وُسعت کو پا سکے
میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے
وحدت میں تیری حرف دوئی کا نہ آسکے
آئینہ کیا مجال تجھے منھ دکھاسکے
قاصد! نہیں یہ کام ترا، اپنی راہ لے
اُس کا پیام دل کے سوا کون لا سکے
یارب! یہ کیا طلسم ہے، ادراک و فہم یاں
دوڑے ہزار آپ سے باہر نہ جاسکے
مستِ شرابِ عشق وہ بے خود ہے جس کو حشر
اے دردؔ! چاہے لائے بہ خود پھر نہ لا سکے

مشق

لفظ و معنی

ارض وسما	:	زمین اور آسمان
وحدت	:	ایک ہونا

© NCERT not to be republished

دوئی	:	دو سمجھنا، غیریت
قاصد	:	پیغام لانے والا، ایلچی
طلسم	:	جادو
ادراک وفہم	:	عقل اور سمجھ، شعور
مستِ شرابِ عشق	:	محبت کے نشے میں چور
بے خود	:	اپنے آپ سے بے خبر، مدہوش

غور کرنے کی بات

- خواجہ میر درد کو تصوف کا اہم شاعر کہا جاتا ہے۔ ان کی شاعری کا بڑا حصّہ عشقِ حقیقی کے عناصر سے لبریز ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ عشقِ مجازی کی جھلک بھی ان کے کلام میں دیکھی جاسکتی ہے۔ خدا کی محبت کو عشقِ حقیقی اور دنیا والوں سے عشق کو عشقِ مجازی کہا جاتا ہے۔
- مطلع میں عشقِ حقیقی کی عظمت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ خدا سے عشق کرنے والا اس قدر وسیع القلب ہوتا ہے کہ زمین وآسمان کی وسعتیں بھی اس کے مقابلے میں ہیچ نظر آتی ہیں۔

سوالات

1. درد کے دلّی چھوڑ کر نہ جانے کا ذکر کیوں کیا جاتا ہے؟
2. مطلع میں لفظ ''تری'' کس کے لیے استعمال ہوا ہے؟
3. دوسرے شعر میں ''وحدت'' اور ''دوئی'' نیز ''آئینہ'' اور ''منھ دکھا سکے'' کے لفظوں میں کیا تعلق ہے؟

© NCERT not to be republished

4. ''مستِ شرابِ عشق'' کی ترکیب میں زیر کا جو استعمال ہوا ہے اس کو کیا کہتے ہیں؟

عملی کام

- چوتھے شعر میں دردؔ نے کہا کہ '' دوڑے ہزار آپ سے باہر نہ جاسکے''۔ غالبؔ نے بھی اپنے ایک شعر میں رگوں میں دوڑنے پھرنے کا ذکر کیا ہے۔ وہ شعر کون سا ہے اور وہاں کس کے دوڑنے پھرنے کی طرف اشارہ ہے؟
- میر دردؔ اور میر تقی میرؔ دونوں شاعروں کا ایک ایک ایسا شعر لکھیے جس میں عشق کے تجربے کا بیان ہو۔

© NCERT not to be republished

S160CH13

غزل

ہے غلط گر گمان میں کچھ ہے
تجھ سِوا بھی جہان میں کچھ ہے؟
دل بھی تیرے ہی ڈھنگ سیکھا ہے
آن میں کچھ ہے، آن میں کچھ ہے
ان دنوں کچھ عجب ہے میرا حال
دیکھتا کچھ ہوں، دھیان میں کچھ ہے
اور بھی چاہیے سو کہیے اگر
دلِ نامہربان میں کچھ ہے
دردؔ تو جو کرے ہے جی کا زیاں
فائدہ اس زیان میں کچھ ہے؟

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ و معنی

گمان : خیال
آن : لمحہ، پل
زیاں : نقصان

غور کرنے کی بات

- درد کی یہ غزل سہلِ ممتنع کی بہترین مثال ہے۔ وہ شاعری سہل ممتنع کی شاعری کہلاتی ہے جس کو پڑھ کر یہ احساس ہو کہ ایسا تو ہم بھی کہہ سکتے ہیں لیکن جب کہنے کی کوشش کی جائی تو کہنا دشوار ہو جائے۔
- اس غزل کے مقطع کے پہلے مصرعے میں ''زیاں'' اور دوسرے مصرعے میں ''زیان'' لفظ آیا ہے۔ یہ ایک ہی لفظ ہے لیکن دوسرے مصرعے میں ''گمان'' اور ''جہان'' کے قافیہ میں استعمال ہوا ہے اس لیے ''ن'' نقطہ کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

سوالات

1. مطلع میں شاعر کس سے مخاطب ہے؟
2. دوسرے شعر میں ''آن'' سے کیا مراد ہے؟
3. مقطعے میں فائدہ اور زیان کے الفاظ کے استعمال میں کس صنعت کا لحاظ رکھا گیا ہے؟

© NCERT not to be republished